

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو چوہتر

نبوتی بصیرتیں اور الہی مکاشفات: دانی ایل کی رویا اور اس کے آخری ایام کے مضمورات کی تفہیم

Jeff Pippenger

2024-04-04

جب ہم تیسرے نمائندہ جنگ کا بیان کرتے ہیں، جو تیرہویں سے پندرہویں آیات میں پیش کی گئی ہے، تو ہم اپنے آپ کو اس بات کی یاد دہانی کرائیں گے کہ ان آیات تک پہنچنے سے پہلے کیا کچھ واقع ہو چکا ہے۔ دسویں باب میں دانی ایل اپنی آخری رویا پاتا ہے، اور ایسا کرتے ہوئے وہ داخلی اور خارجی، دونوں قسم کی نبوی رویاؤں کو سمجھنے والا قرار دیا جاتا ہے۔ عبرانی لفظ "dabar"، جس کے معنی "کلام" ہیں، کا ترجمہ "چیز" کیا گیا ہے۔ نویں باب میں، جب عبرانی لفظ "dabar" کا ترجمہ "معاملہ" کیا گیا تھا۔

ہاں، جب میں دعا میں کلام کر رہا تھا، تبھی وہ شخص عبرانی، جسے میں نے ابتدا میں رویا میں دیکھا تھا، تیزی سے اُڑے ہوئے شام کی قربانی کے وقت کے قریب مجھ کو چھو گیا۔ اور اُس نے مجھ سمجھایا اور مجھ سے بات کی اور کہا، اے دانی ایل، میں اب اس لیے نکلا ہوں کہ تجھے دانائی اور سمجھ دوں۔ تیری التجاؤں کے شروع ہی میں حکم صادر ہوا، اور میں تجھے بتانے آیا ہوں؛ کیونکہ تو نہایت محبوب ہے۔ پس اس بات کو سمجھ اور رویا پر غور کر۔ دانی ایل 9:21-23۔

جب عبرانی لفظ "biyn" کا ترجمہ ایک طرف "سمجھ" اور دوسری طرف "غور کر" کے طور پر کیا گیا۔ اس لفظ کے معنی ہیں ذہنی طور پر جدا کرنا۔ عبرانی لفظ "dabar" کے درمیان، جس کا ترجمہ "بات" کیا گیا ہے، اور "mareh" کے درمیان، جس کا ترجمہ "رویہ" کیا گیا ہے، ذہنی امتیاز قائم کرے۔ اس تعبیر کو سمجھنے کے لیے جو عبرانی لفظ "dabar" کو تیس سو برس کی نبوت کے بارے میں دے رہا تھا، دانی ایل کے لیے ضروری تھا کہ وہ اُس نبوی رویہ میں، جو "بات" کے طور پر ظاہر کی گئی ہے، اور نبوی "mareh" رویہ میں فرق کو پہچانے۔ "بات"، جو "dabar" ہے اور جس کے معنی کلام ہیں، نبوت کی بیرونی لکیر کی نمائندگی کرتی ہے، اور "mareh" رویہ نبوت کی اندرونی لکیر کی نمائندگی کرتی ہے۔

دانیال کے دسویں باب میں، پیشگوئی کے طالب علم پر منکشف ہونے والی پہلی حقیقت یہ ہے کہ دانیال آخری ایام میں خدا کے اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو پیشگوئی کے داخلی اور خارجی خطوط کو سمجھتے ہیں۔

فارس کے بادشاہ خورس کے تیسرے سال میں دانی ایل پر ایک بات منکشف ہوئی، جس کا نام بلطشضر رکھا گیا تھا؛ اور وہ بات سچی تھی، لیکن مقررہ وقت دراز تھا؛ اور وہ اس بات کو سمجھ گیا، اور اسے رویہ حاصل ہوئی۔ دانی ایل 10:1۔

"چیز" کے لیے عبرانی لفظ "dabar" ہے، اور "رویہ" "mareh" کی رویہ ہے۔ نبی ہونے کے اعتبار سے دانی ایل خدا کے آخری زمانہ کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے، جن کی کامل تکمیل ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں۔ خورس کے تیسرے سال دانی ایل کو اُس اصلاحی سلسلہ میں رکھتا ہے جو 1989 میں، وقتِ آخر پر، شروع ہوا۔ "اُن دنوں" میں، جو 1989 کی تاریخ سے لے کر ریاست ہائے متحدہ میں جلد آنے والے سنڈے لا تک کی تاریخ کی نمائندگی کرتے ہیں، دانی ایل تین ہفتے ماتم کرتا رہا۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے اصلاحی سلسلہ میں ماتم کا یہ زمانہ اُن ساڑھے تین دنوں کی نشان دہی کرتا ہے جن میں مکاشفہ باب گیارہ کے دو گواہ گلی میں مردہ پڑے رہتے ہیں۔ اُس بڑے شہر سدوم اور مصر کی گلی، جہاں ہمارا خداوند بھی

مصلوب کیا گیا، حرقی ایل کی مردہ خشک ہڈیوں کی وادی بھی ہے۔

باب دس میں، دانی ایل مسیح کی شبیہ میں بدل دیا جاتا ہے، اور جبرائیل کے اُس رویا کی تعبیر کرنے سے پہلے جیسے دانی ایل نے دیکھا، اسے تین بار چھوا جاتا ہے۔ اس رویا نے عبادت گزاروں کے دو طبقات میں جدائی پیدا کی۔ ابدی انجیل ہمیشہ عبادت گزاروں کے دو طبقات کو جنم دیتی ہے۔ دانی ایل اُن عبادت گزاروں کے طبقے کی نمائندگی کرتا تھا جنہیں ایک لاکھ چوالیس ہزار کہا جاتا ہے، اس کے برعکس اُس طبقے کے جو رویا سے خوف زدہ ہو کر بھاگ گیا۔

باب دس سے پہلے جبرائیل تین بار دانی ایل کے پاس آیا تاکہ ایک رویا کی تعبیر کرے۔ اس نے باب سات اور آٹھ کی رویاؤں کی تعبیر کی، جن میں بائبل کی پیشگوئی کی بادشاہتوں کو ان کے سیاسی پہلو (باب سات) اور مذہبی پہلو (باب آٹھ) دونوں میں دکھایا گیا تھا۔ پھر باب نو میں جبرائیل نے تئیس سو سالہ پیشگوئی کی تعبیر بیان کی۔ باب دس میں جبرائیل آیا تاکہ اس تعبیر کو مکمل کرے جو باب نو میں نامکمل رہ گئی تھی، اور دانی ایل کو اس رویا کی تعبیر بھی دے جس نے عبادت گزاروں کے دو طبقے پیدا کیے۔ جبرائیل نے پہلے آیت چودہ میں اس رویا کا ایک عمومی جائزہ دانی ایل کے سامنے پیش کیا۔

اب میں آیا ہوں تاکہ تجھے سمجھاؤں کہ آخری ایام میں تیری قوم پر کیا کچھ پیش آئے گا؛ کیونکہ یہ رؤیا ابھی بہت سے دنوں کے لیے ہے۔ دانی ایل 10:14۔

مسیح کا رویا، جس نے عبادت گزاروں کی دو جماعتیں پیدا کیں، اس بات کی نمائندگی کرتی ہے کہ آخری ایام میں خدا کے لوگوں پر کیا کچھ پیش آئے گا۔ باب سات اور آٹھ کی تعبیر اُس تاریخ کی تعبیر تھی جیسے بائبل کی نبوت میں سلطنتوں کے عروج و زوال کے ذریعے پیش کیا گیا ہے، اور جیسے بالترتیب درندوں اور مقدس گاہ کے جانوروں کی مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ باب نو کی تعبیر تئیس سو برس کی نبوت میں شامل مختلف نبوتی ادوار کی مفصل تقسیم تھی۔ کسی طرح باب دس میں جلال یافتہ مسیح کا رویا اس بات کی نمائندگی کرتی تھی کہ آخری ایام میں خدا کے لوگوں پر کیا پیش آئے گا۔ جلال یافتہ مسیح کے رویا کی تعبیر، یعنی تاریخ کے مفصل خاکے، کو بیان کرنے سے پہلے، جبرائیل دانی ایل کو یاد دلاتا ہے کہ وہ پہلے ہی اسے بتا چکا ہے کہ یہ تعبیر کس چیز کی نمائندگی کرتی ہے۔

تب اُس نے کہا، کیا تُو جانتا ہے کہ میں تیرے پاس کیوں آیا ہوں؟ اور اب میں فارس کے رئیس سے لڑنے کے لیے واپس جاؤں گا، اور جب میں روانہ ہو جاؤں گا تو دیکھ، یونان کا رئیس آئے گا۔ دانی ایل 10:20۔

جبرائیل دانی ایل کو یاد دلاتا ہے کہ اُس نے آیت چودہ میں اسے بتایا تھا کہ وہ آیا تھا تاکہ دانی ایل کو یہ سمجھائے کہ آخری ایام میں خدا کے لوگوں پر کیا کچھ بیتے گا، اور وہ توقع کرتا تھا کہ دانی ایل نبوتی تاریخ کے مندرجہ ذیل بیان کو اسی سیاق و سباق میں رکھے۔ دانی ایل اُس پہلے دن سے، جس دن اُس نے ماتم شروع کیا، ایک مخصوص فہم کا متلاشی رہا تھا۔

تب اُس نے مجھ سے کہا، اے دانی ایل، مت ڈر؛ کیونکہ جس دن سے تُو نے سمجھنے کی نیت کی اور اپنے خدا کے حضور اپنے آپ کو عاجز کیا، تیری باتیں سن لی گئیں، اور میں تیری باتوں کے سبب آیا ہوں۔ لیکن فارس کی سلطنت کے رئیس نے اکیس دن تک میرا مقابلہ کیا؛ مگر دیکھ، سرداروں میں سے ایک میکائیل میری مدد کو آیا؛ اور میں وہاں فارس کے بادشاہوں کے ساتھ ٹھہرا رہا۔ دانی ایل 10:12، 13۔

دانیال کے تین ہفتوں کے ماتم کے بعد، اس نے مسیح کا رویا دیکھا، جو نبوتاً اُس مسیح کے رویا کے ساتھ ہم آہنگ تھا جس کا یوحنا نے پطمس میں مشاہدہ کیا تھا۔

خدا کے بیٹے ہی دانی ایل پر ظاہر ہوئے۔ یہ بیان اُس بیان سے مشابہ ہے جو یوحنا نے اُس وقت دیا جب مسیح اُس پر جزیرہ پطمس میں منکشف ہوا۔ ہمارے خداوند اب ایک اور آسمانی فرشتہ کے ساتھ آتے ہیں تاکہ دانی ایل کو سکھائیں کہ آخری ایام میں کیا وقوع پذیر ہوگا۔ یہ معرفت دانی ایل کو دی گئی اور الہام کے ذریعے ہمارے لیے قلم بند کی گئی، ہم جن پر دنیا کی انتہائیں آپہنچی ہیں۔

جہان کے نجات دہندہ کی ظاہر کی ہوئی عظیم سچائیاں اُن ہی کے لیے ہیں جو سچائی کو چھپے ہوئے خزانے کی مانند تلاش کرتے ہیں۔ دانی ایل ایک عمر رسیدہ شخص تھے۔ ان کی زندگی ایک مشرکانہ دربار کی دل فریبیوں کے بیچ گزری تھی، اور ان کا ذہن ایک عظیم سلطنت کے معاملات کے بوجھ تلے دبا رہتا تھا؛ تاہم وہ ان سب سے کنارہ کش ہو کر خدا کے حضور اپنی جان کو دکھ دیتے اور خدا تعالیٰ کے مقاصد کے علم کی جستجو کرتے ہیں۔ اور ان کی مناجات کے جواب میں آسمانی درباروں سے اُن لوگوں کے لیے روشنی نازل کی گئی جو آخری دنوں میں زندہ رہیں گے۔ پس ہمیں کس قدر سنجیدگی اور لگن کے ساتھ خدا کو ڈھونڈنا چاہیے تاکہ وہ ہماری سمجھ کو کھول دے اور ہم آسمان سے ہمارے پاس لائی گئی سچائیوں کا ادراک کر سکیں۔

'اور میں، دانی ایل، اکیلا ہی رہا دیکھتا رہا؛ کیونکہ جو مرد میرے ساتھ تھے انہوں نے رُیا نہ دیکھی؛ لیکن ان پر بڑی کپکپی طاری ہوئی، چنانچہ وہ اپنے آپ کو چھپانے کے لیے بھاگ گئے.... اور مجھ میں کوئی قوت باقی نہ رہی؛ کیونکہ میری خوبصورتی میرے اندر فساد میں بدل گئی، اور مجھ میں کوئی قوت باقی نہ رہی۔' ہر اس شخص کا تجربہ بھی ایسا ہی ہوگا جو واقعی تقدیس یافتہ ہو۔ مسیح کی عظمت، جلال اور کمال کے بارے میں ان کی نظر جتنی زیادہ واضح ہوگی، اتنی ہی نمایاں طور پر وہ اپنی کمزوری اور ناقصی کو دیکھیں گے۔ انہیں گناہ سے بالکل پاک ہونے کا دعویٰ کرنے کی کوئی رغبت نہ ہوگی؛ جو باتیں انہیں اپنے اندر درست اور خوش نما دکھائی دیتی رہی ہیں، وہ مسیح کی پاکیزگی اور جلال کے مقابلے میں صرف ناچیز اور فاسد نظر آئیں گی۔ جب لوگ خدا سے جدا ہوتے ہیں، جب مسیح کے بارے میں ان کی نظر نہایت مبہم ہوتی ہے، تب وہ کہتے ہیں، 'میں گناہ سے پاک ہوں؛ میں مقدس کیا گیا ہوں'۔

"پھر جبرائیل نبی پر ظاہر ہوا، اور اس نے یوں خطاب کیا؛ 'اے دانی ایل، اے نہایت عزیز شخص، وہ باتیں سمجھ جو میں تجھ سے کہتا ہوں، اور سیدھا کھڑا ہو جا؛ کیونکہ اب میں تیرے ہی پاس بھیجا گیا ہوں۔ اور جب اس نے یہ بات مجھ سے کہی تو میں کانپتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے مجھ سے کہا، خوف نہ کر، دانی ایل؛ کیونکہ جس دن سے تو نے سمجھنے کے لیے اپنے دل کو ٹھہرایا اور اپنے خدا کے حضور اپنے آپ کو فروتن کیا، تیری باتیں سن لی گئیں، اور میں تیری ہی باتوں کے سبب آیا ہوں۔"

آسمان کے جلال کی طرف سے دانی ایل پر کیا ہی بڑا اعزاز ظاہر ہوا! وہ اپنے کانپتے ہوئے خادم کو تسلی دیتا ہے اور ایسے یقین دلاتا ہے کہ اس کی دعا آسمان میں سنی گئی تھی، اور اس پرجوش فریاد کے جواب میں فرشتہ جبرائیل کو اس لیے بھیجا گیا کہ وہ فارسی بادشاہ کے دل پر اثر ڈالے۔ بادشاہ نے تین ہفتوں تک، جب دانی ایل روزہ رکھ کر دعا کر رہا تھا، خدا کی روح کے اثرات کی مزاحمت کی، مگر آسمانی شہزادہ، سردار فرشتہ میخائیل، بھیجا گیا تاکہ اس ہٹ دھرم بادشاہ کے دل کو موڑے اور وہ دانی ایل کی دعا کے جواب میں کوئی فیصلہ کن قدم اٹھائے۔

'اور جب اُس نے مجھ سے ایسے کلمات کہے، تو میں نے اپنا چہرہ زمین کی طرف کر لیا اور گونگا ہو گیا۔ اور دیکھو، آدمزادوں کی مانند ایک نے میرے ہونٹوں کو چھوا.... اور کہا، اے نہایت عزیز آدمی، مت ڈر؛ تجھ کو سلامتی ہو؛ قوی ہو، بلکہ قوی ہو۔ اور جب اُس نے مجھ سے کلام کیا تو میں تقویت پا گیا اور کہا، میرا آقا کلام کرے؛ کیونکہ تو نے مجھے تقویت دی ہے۔' اتنا عظیم الہی جلال دانی ایل پر ظاہر ہوا کہ وہ اس منظر کو برداشت نہ کر سکا۔ پھر آسمانی پیامبر نے اپنی حضوری کی روشنی کو پردے میں چھپا لیا اور نبی پر 'آدمزادوں کی مانند ایک' کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اپنی الہی قدرت سے اُس نے اس دیانتدار اور صاحب ایمان مرد کو تقویت دی تاکہ وہ خدا کی طرف سے اس کے لیے بھیجا گیا پیغام سن سکے۔

"دانیال خدائے برتر کا ایک وفادار خادم تھا۔ اس کی طویل زندگی اپنے آقا کی خدمت کے نیک اعمال سے لبریز تھی۔ اس کے کردار کی پاکیزگی اور غیر متزلزل وفاداری کا ہم پہلے صرف اس کے دل کی فروتنی اور خدا کے حضور اس کی توبہ و ندامت ہے۔ ہم دہراتے ہیں، دانیال کی زندگی حقیقی تقدیس کی ایک الہامی مثال ہے۔" ریویو اینڈ پیرالڈ، ۸ فروری، ۱۸۸۱ء۔

دسویں باب میں دانی ایل کا تجربہ آخری ایام میں خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے، جو دانی ایل اور یوحنا کی طرح یسوع مسیح کے مکاشفہ کو سمجھتے ہیں۔ دانی ایل کو اُس نبوی تاریخ میں متعین کرنے کی کلید، جس میں اُس کا تجربہ واقع ہے، اس حقیقت پر مبنی ہے کہ وہ سوگوار تھا، اور یہ کہ اکیس دن کے اختتام پر میکائیل کو بھیجا گیا۔ پہلی آیت میں دانی ایل بیان کرتا ہے کہ اسے نبوت کی باطنی اور ظاہری رویاؤں دونوں کی سمجھ تھی۔ اکیس دن سے پہلے دانی ایل کو ان دونوں رویاؤں کی نامکمل سمجھ تھی، لیکن جبرائیل کی تشریح کے ذریعے دانی ایل "امر" اور "رویا" کو مختلف مکاشفات کے طور پر پوری طرح سمجھ لیتا ہے۔

جب ستر برس کی اسیری کے اختتام کا وقت قریب آیا تو دانیال کا ذہن یرمیاہ کی پیشین گوئیوں کے بارے میں گہرے غور و فکر میں پڑ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ وقت آ پہنچا ہے جب خدا اپنی برگزیدہ قوم کو ایک اور آزمائش دے گا؛ لہذا روزہ، انکساری اور دعا کے ساتھ اس نے اسرائیل کی خاطر آسمان کے خدا سے گڑگڑا کر التجا کی، ان الفاظ میں: 'اے خداوند، اے عظیم اور ہیبت ناک خدا، جو اپنے عہد اور رحمت کو اُن کے ساتھ قائم رکھتا ہے جو اُس سے محبت رکھتے ہیں اور جو اُس کے احکام پر چلتے ہیں؛ ہم نے گناہ کیا ہے، بدکرداری کی ہے، بدی کی ہے، اور بغاوت کی ہے، حتیٰ کہ تیرے فرامین اور تیرے فیصلوں سے روگردانی کی ہے؛ اور نہ ہم نے تیرے بندوں نبیوں کی سنی، جو تیرے نام سے ہمارے بادشاہوں، ہمارے رئیسوں، ہمارے باپ دادا اور ملک کے سب لوگوں سے کلام کرتے تھے'۔

ان الفاظ پر توجہ دو۔ دانیال خداوند کے حضور اپنی وفاداری کا اعلان نہیں کرتا۔ اپنے آپ کو پاک اور مقدس ٹھہرانے کے بجائے وہ اپنے آپ کو اسرائیل کے واقعی گناہگاروں کے ساتھ شمار کرتا ہے۔ خدا نے اسے جو حکمت عطا کی تھی، وہ دنیا کے داناؤں کی حکمت سے اسی قدر برتر تھی جس قدر دوپہر کے وقت آسمان میں چمکتے سورج کی روشنی ناتواں ترین ستارے کی چمک سے زیادہ درخشاں ہوتی ہے۔ تاہم آسمان کی طرف سے اس قدر منظور نظر اس شخص کے لبوں سے نکلنے والی دعا پر غور کرو۔ گہری انکساری کے ساتھ، آنسوؤں کے ساتھ، اور دل کے ٹوٹنے کے ساتھ، وہ اپنے لیے اور اپنی قوم کے لیے التجا کرتا ہے۔ وہ خدا کے حضور اپنی جان کھول کر رکھ دیتا ہے، اپنی پستی کا اعتراف کرتا ہے، اور خداوند کی عظمت اور جلال کو تسلیم کرتا ہے۔

کس قدر اخلاص اور جوش اس کی دعاؤں کی نمایاں صفت ہیں! وہ خدا کے اور قریب تر آ رہا ہے۔ ایمان کا ہاتھ اوپر کی طرف بڑھتا ہے تاکہ خدائے برتر کے اٹل وعدوں کو تھام لے۔ اس کی روح کرب میں مجاہدہ کر رہی ہے۔ اور اسے یہ گواہی حاصل ہے کہ اس کی دعا سن لی گئی ہے۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ فتح اسی کی ہے۔ اگر ہم بحیثیت قوم اسی طرح دعا کریں جیسے دانی ایل نے کی، اور جس طرح اس نے مجاہدہ کیا ہم بھی مجاہدہ کریں، خدا کے حضور اپنی جانوں کو فروتن کریں، تو ہمیں اپنی درخواستوں کے اتنے ہی نمایاں جوابات نظر آئیں گے جتنے دانی ایل کو عطا ہوئے تھے۔ سنیے، وہ آسمانی عدالت میں اپنا مقدمہ کس طرح پیش کرتا ہے:

'اے میرے خدا، اپنا کان جھکا اور سن لے؛ اپنی آنکھیں کھول اور ہماری ویرانیاں اور اس شہر کو دیکھ جو تیرے نام سے پکارا جاتا ہے؛ کیونکہ ہم اپنی درخواستیں تیرے حضور اپنی راستبازی کے سبب سے نہیں بلکہ تیری بڑی رحمتوں کے سبب سے پیش کرتے ہیں۔ اے خداوند، سن لے؛ اے خداوند، بخش دے؛ اے خداوند، توجہ کر اور عمل کر؛ دیر نہ کر، اپنی ہی خاطر، اے میرے خدا؛ کیونکہ تیرا شہر اور تیری قوم تیرے نام سے کہلاتی ہے۔ اور جب میں بات کر رہا تھا اور دعا کر رہا تھا اور اپنے گناہ اور اپنی قوم کے گناہ کا اقرار کر رہا تھا، ... تب وہی مرد جبرائیل، جسے میں نے ابتدا میں رویا

میں دیکھا تھا، جو تیزی سے اڑتا ہوا آیا، شام کی قربانی کے وقت کے قریب مجھے چھو گیا۔

جب دانی ایل کی دعا جاری تھی، تو فرشتہ جبرائیل آسمانی درباروں سے جھپٹتا ہوا نازل ہوا، تاکہ اسے بتائے کہ اس کی دعائیں سن لی گئی ہیں اور قبول کر لی گئی ہیں۔ اس طاقتور فرشتے کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ اسے دانائی اور فہم عطا کرے—اور اس کے سامنے آنے والے زمانوں کے اسرار کھول دے۔ یوں، سچائی کو جاننے اور سمجھنے کی لگن میں، دانی ایل آسمان کی طرف سے مامور کردہ پیغامبر کے ساتھ ہم کلامی میں لایا گیا۔

خدا کا بندہ دعا کر رہا تھا؛ نہ خوشی کی جذباتی سرشاری کے کسی عروج کے لیے، بلکہ الہی مرضی کی معرفت کے لیے۔ اور وہ یہ معرفت صرف اپنے لیے نہیں، بلکہ اپنی قوم کے لیے چاہتا تھا۔ اس کے دل کا بڑا بوجھ اسرائیل کے لیے تھا، جو سخت ترین معنوں میں خدا کی شریعت کی پابندی نہیں کر رہے تھے۔ وہ اقرار کرتا ہے کہ ان کی تمام بدقسمتیاں اسی مقدس شریعت کی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں ان پر آئی ہیں۔ وہ کہتا ہے، 'ہم نے گناہ کیا ہے، ہم نے بدی کی ہے.... کیونکہ ہمارے گناہوں اور ہمارے باپ دادا کی بدکاریوں کے سبب سے یروشلم اور تیری قوم ہمارے آس پاس کے سب لوگوں کے لیے باعثِ ملامت بن گئے ہیں۔' وہ خدا کی برگزیدہ قوم ہونے کے بطور اپنی مخصوص، مقدس پہچان کھو بیٹھے تھے۔ 'پس اب، اے ہمارے خدا، اپنے بندے کی دعا اور اس کی التماسیں سن، اور اپنے ویران مقدس پر اپنا چہرہ چمکا دے۔' دانی ایل کا دل شدید تڑپ کے ساتھ خدا کے ویران مقدس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی رونق اسی وقت بحال ہو سکتی ہے جب اسرائیل خدا کی شریعت کی اپنی خلاف ورزیوں سے توبہ کریں، اور فروتن، وفادار اور فرماں بردار بن جائیں۔

اس کی دعا کے جواب میں، دانی ایل کو نہ صرف وہ روشنی اور سچائی ملی جس کی اسے اور اس کی قوم کو سب سے زیادہ ضرورت تھی، بلکہ مستقبل کے عظیم واقعات کا مشاہدہ بھی، حتیٰ کہ دنیا کے نجات دہندہ کی آمد تک۔ جو لوگ تقدیس کا دعویٰ کرتے ہیں، جبکہ نہ انہیں صحائف کی کھوج کی خواہش ہوتی ہے اور نہ ہی بائبل کی سچائی کی زیادہ واضح سمجھ کے لیے دعا میں خدا کے حضور مجاہدہ کرنے کی، وہ جانتے ہی نہیں کہ حقیقی تقدیس کیا ہے۔

جو بھی دل سے کلام خدا پر ایمان رکھتے ہیں، وہ اُس کی مرضی کے علم کے لیے بھوکے اور پیاسے ہوں گے۔ خدا سچائی کا منبع ہے۔ وہ روشنی سے محروم سمجھ کو روشن کرتا ہے، اور انسانی ذہن کو یہ قوت دیتا ہے کہ وہ اُن سچائیوں کو سمجھ اور ادراک کر سکے جو اُس نے ظاہر کی ہیں۔

دانی ایل خدا سے ہم کلام ہوا۔ اس کے سامنے آسمان کھل گیا۔ مگر جو بلند عزتیں اسے عطا ہوئیں وہ اس کی عاجزی اور پرخلوص تلاش کا نتیجہ تھیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتا تھا، جیسا کہ آج کل بہت سے لوگ سمجھتے ہیں، کہ اگر ہم بس ایماندار ہوں اور یسوع سے محبت رکھتے ہوں تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ہم کیا مانتے ہیں۔ یسوع سے حقیقی محبت اس بات کی نہایت گہری اور سنجیدہ تحقیق پر آمادہ کرتی ہے کہ سچائی کیا ہے۔ مسیح نے دعا کی کہ اس کے شاگرد سچائی کے وسیلہ سے مقدس ٹھہریں۔ جو شخص سچائی کی فکر مندانه اور دعا کے ساتھ تلاش کرنے کے لیے حد سے زیادہ کاہل ہے، اسے ایسی غلطیوں کے حوالے کر دیا جائے گا جو اس کی جان کی ہلاکت کا باعث بنیں گی۔

جبرائیل کی آمد کے وقت، نبی دانیال مزید ہدایت حاصل نہ کر سکا؛ لیکن چند برس بعد، اُن موضوعات کے بارے میں، جو ابھی تک پوری طرح واضح نہ ہوئے تھے، مزید جاننے کی خواہش رکھتے ہوئے، اس نے پھر خدا سے نور اور حکمت طلب کرنے کا عزم کیا۔ 'ان دنوں میں، میں دانیال، تین پورے ہفتے ماتم کرتا رہا۔ میں نے لذیذ غذا نہ کھائی، نہ گوشت اور نہ شراب میرے منہ میں گئی، اور نہ میں نے اپنے آپ پر بالکل بھی تیل ملا.... پھر میں نے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور دیکھا، کہ ایک شخص کتان کے لباس میں ملبوس تھا جس کی کمر اوفاز کے خالص سونے سے بندھی ہوئی تھی۔ اس کا بدن بھی زبرد کی مانند تھا، اور اس کا چہرہ بجلی کی مانند، اور اس کی آنکھیں آگ کے چراغوں

کی مانند، اور اس کے بازو اور اس کے پاؤں صیقل دیے ہوئے پینٹل کی مانند، اور اس کے کلام کی آواز
ہجوم کی آواز کی مانند تھی۔

"دانی ایل پر ظاہر ہونے والی شخصیت خدا کے بیٹے سے کم نہ تھی؛ بلکہ خود خدا کے بیٹے ہی ظاہر
ہوئے۔ یہ بیان اُس بیان سے مشابہ ہے جو یوحنا نے اُس وقت دیا جب مسیح اُس پر جزیرہ پطمس میں
ظاہر ہوئے۔ اب ہمارے خداوند ایک اور آسمانی فرشتہ کے ساتھ آتے ہیں تاکہ دانی ایل کو یہ
سکھائیں کہ آخری دنوں میں کیا وقوع پذیر ہوگا۔ یہ علم دانی ایل کو دیا گیا اور الہام کے ذریعے
ہمارے لیے قلم بند کیا گیا، ہم جن پر دنیا کی انتہائیں آپہنچی ہیں۔" ریویو اینڈ بیرالڈ، 8 فروری،
1881ء۔

یہ تعبیر جو جبرائیل، "آسمان کے مقرر کردہ قاصد"، دانی ایل کے پاس لا رہے تھے، اُس تعبیر کی تکمیل
تھی جسے وہ باب نو میں دانی ایل کے لیے بیان کرنا شروع کر چکے تھے۔ "حکم پر حکم" کے اصول تفسیر کا
تقاضا ہے کہ ہم باب نو اور باب دس، دونوں کی تعبیر اور اُن سے متعلقہ حالات و واقعات کو باہم ہم
آہنگ کریں، تاکہ نبوتی تمثیل کو درست طور پر تقسیم کریں۔ اسی تعبیر میں اولائے اور حدیکیل کے
دریائوں کی روپائیں ایک جا ہوتی ہیں۔

دانی ایل نے یرمیاہ اور موسیٰ کی کتابوں سے یہ سمجھ لیا تھا کہ خدا کے لوگوں کی نجات قریب تھی۔
ایسا کرتے ہوئے، دانی ایل آخری دنوں کے اُن خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ
خدا کے لوگوں کی آخری نجات قریب ہے۔ وہ آخری زمانے کے لوگ یہ پہچانیں گے کہ وہ روحانی طور پر
پراگندہ کر دیے گئے ہیں، جیسا کہ دانی ایل کی مثال میں ہے، جو بابل میں ستر برس کی اسیری اور
غلامی میں تھا۔ پھر وہ سمجھیں گے کہ انہیں، دانی ایل کی طرح، اپنی پراگندہ حالت کے لیے ایسا
ردعمل ظاہر کرنا چاہیے جو احبار باب چھبیس میں مذکور 'سات گنا' سے ظاہر کیے گئے علاج کے مطابق ہو۔

جب آخری ایام میں دانی ایل کی نمائندگی کردہ فروتنی کا وہ تجربہ ظاہر ہوگا جس کا تقاضا احبار
باب چھبیس میں بیان کیے گئے چارہ کار کا ہے، تو خدا کے آخری دنوں کے لوگ ایک مخصوص مدت تک
سوگ منا رہے ہوں گے۔ یہ مدت اُس وقت ختم ہوتی ہے جب سردار فرشتہ میکائیل نازل ہوتا ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

اور تم غیر قوموں کے درمیان ہلاک ہو جاؤ گے، اور تمہارے دشمنوں کی زمین تمہیں کھا جائے گی۔
اور تم میں سے جو باقی رہ جائیں گے وہ تمہارے دشمنوں کی زمینوں میں اپنی بدکرداری کے سبب
سے گھل جائیں گے؛ اور اپنے باپ دادا کی بدکرداریوں کے سبب سے بھی ان کے ساتھ گھل جائیں گے۔
اگر وہ اپنی بدکرداری اور اپنے باپ دادا کی بدکرداری کا، اور اپنی اس خطا کا جس سے انہوں نے
میرے خلاف خطاکاری کی، اقرار کریں، اور یہ بھی کہ وہ میرے برخلاف چلتے رہے ہیں؛ اور یہ کہ
میں بھی ان کے مخالف چلتا رہا اور انہیں ان کے دشمنوں کی زمین میں لے آیا؛ اگر پھر ان کے
نامختون دل فروتن ہو جائیں، اور وہ اپنی بدکرداری کی سزا قبول کر لیں؛ تب میں یعقوب کے
ساتھ اپنے عہد کو یاد کروں گا، اور اسحاق کے ساتھ اپنے عہد کو بھی، اور ابراہیم کے ساتھ اپنے عہد
کو بھی یاد کروں گا؛ اور میں اس زمین کو یاد کروں گا۔ اور وہ زمین بھی ان سے خالی کر دی جائے
گی اور ان کے بغیر ویران رہتے ہوئے اپنے سبت منائے گی؛ اور وہ اپنی بدکرداری کی سزا قبول کریں
گے، کیونکہ بلکہ اسی لیے کہ انہوں نے میرے احکام کو حقیر جانا، اور ان کی جان نے میرے فرائض
سے گھن کی۔ پھر بھی ان سب کے باوجود، جب وہ اپنے دشمنوں کی زمین میں ہوں گے، میں نہ
انہیں پھینک دوں گا اور نہ ہی ان سے ایسی نفرت کروں گا کہ انہیں بالکل ہلاک کر دوں اور ان سے
اپنا عہد توڑ دوں؛ کیونکہ میں خداوند ان کا خدا ہوں۔ بلکہ میں ان کے سبب سے ان کے باپ دادا کے
عہد کو یاد کروں گا جنہیں میں نے غیر قوموں کے سامنے ملک مصر سے نکالا تھا تاکہ میں ان کا خدا
ٹھہروں۔ میں خداوند ہوں۔ احبار 38:26-45۔